انٹرویو

فضيلة الشيخ الدكتور العلامة
ربيع بن هادي المدخلي

(صدر شعبۂ حدیث اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ)

از فضیلۃ الشیخ انصار زبیر عظمی محمدی حفظہ اللہ

بسم الله الرحمن الرحيم

س: محترم! سب سے پہلے آپ اپنا نام ونسب بیان فرمائیں تو ممنون ہوں گا،

ج: میرا پورا نام ربیع بن ہادی عمیر المدخلی ہے، سبیل کے مشہور قبائل میں مداخلہ نامی ایک قبیلہ ہے جس کی نسبت سے مدخلی کہلاتا ہوں اس کا محل وقوع سعودیہ عربیہ کا جنوبی خطہ "جیزان" ہے.

س: حصول تعلیم کی خاطر آپ نے کن درسگاہوں سے فیض حاصل کیا؟ نیز آپ کا موجودہ مشغلہ کیا ہے؟

ج: بچپن میں کئی مکاتب میں تعلیم حاصل کی، پھر شیخ عبداللہ القرعاویؒ کے چند تلامذہ سے کسب فیض کیا۔ بعد ازاں مملکت سعودی عربیہ کے جنوب میں واقع ادارہ "معہد صامطہ العلمی" میں تعلیم حاصل کی، وہاں سے ۱۳۸۰ھ میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا قیام عمل میں آیا، تو اسی برس جامعہ اسلامیہ میں داخلہ لیا، تعلیمی سال ۱۳۸٤ھ و ۱۲۸۵ھ میں فراغت کے بعد جامعہ اسلامیہ میں ہی معہد ثانوی میں استاد مقرر ہوا، پھر چند سال تک دعوت و تبلیغ میں مشغول رہا، ۱۳۹۲ھ میں مزید تعلیم کے لیے مجھے جامعہ اسلامیہ مدینہ کی طرف سے اے ایم اے اور پی ایچ ڈی کی اسناد حاصل کرنے کی خاطر ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ بھیجا گیا۔ اللہ کے فضل سے ۱٤۰۰ھ میں دونوں ڈگریاں حاصل کرلیں تو تدریس کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے جامعہ اسلامیہ کے شعبۂ کلیۃ الحدیث میں آگیا۔ اس کے بعد دراسات کے شعبہ السنہ میں تدریس پر مامور ہوا۔

س: پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے اپ نے کس موضوع پر رسالہ لکھا؟

ج: حافظ ابن حجرؒ کی مشہور کتاب "النکت علی مقدمۃ ابن صلاح" کی تحقیق اور اس کا دراسہ۔

س: جناب کا موجودہ مشغلہ کیا ہے؟

ج: جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے شعبۂ دراسات میں درس وتدریس۔

س: علم حدیث میں آپ کی کتنی تصنیفات ہیں؟

ج: 1)بین الامامین مسلم والدار قطنی (یہ ایم اے کا رسالہ ہے)

2).....المدخل الی الصحیح

(یعنی الی صحیح البخاری ومسلم کے ایک جز کی تحقیق) یہ چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے۔

باقی حصوں کی تحقیق وتکمیل کا کام جاری ہے۔

یہ کتاب ان شاءاللہ چھ جلدوں میں مکمل ہو گی۔

3)"مکانۃ اھل الحدیث" (یہ رسالہ شائع ہوچکا ہے)

4) منہج الامام مسلم في ترتیب صحیحه.

5)الکشف عن موقف الغزالی من السنۃ واھلھا

6)مذکرۃ الحدیث النبوي (یہ کتاب بھی شائع ہو چکی ہے۔)

7) قاعدۃ جلیلۃ في التوسل والوسیله

تحقیق ودراسہ (مطبوعہ)

8)" تقسیم الحدیث الی صحیح وضعیف بین واقع المحدثین ومجازفات المتعصبین "(یہ کتاب زیر طبع ہے)

9)القول الحق المبین في حیاۃ النبیین (زیر مراجعہ وتنقیح)

10)بحوث في علل الحدیث (زیر مراجعہ وتنقیح)

س: جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں اس وقت علم حدیث سے متعلق کیا کیا اہم کام ہو رہے ہیں؟

ج: جامعہ اسلامیہ کی بہت سی عظیم خدمات ہیں۔ درحقیقت یہ جامعہ عالم اسلامی کے فرزندوں کے لیے اللہ کا بہت بڑا انعام ہے، جامعہ اسلامیہ کی بے حد مفید اور قابل قدر خدمات میں سے ایک "کلیۃ الحدیث" (حدیث کا کالج) کا قیام ہے۔ اس کالج میں دیگر علوم اسلامیہ کے ساتھ ہی ساتھ حدیث، علوم حدیث اور مصطلح ورجال وغیرہ کی تعلیم کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کلیہ کے فارغین کی مزید علمی ترقی کے لیے ایک شعبہ "شعبۃ السنۃ" قائم کیا ہے، اس شعبے کے فارغین سنت وعلوم سنت میں ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کرتے ہیں، اس شعبے کے فارغین عالم اسلام کی دیگر تمام یونیورسٹیوں کے فارغین کے مقابلے میں دینی، علمی اور اخلاقی اعتبار سے بہتر ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ رب العزت کی توفیق سے جامعہ اسلامیہ نے دیگر شعبوں جیسے "کلیۃ الدعوۃ" "کلیۃ الشریعۃ" "کلیۃ اللغۃ" وغیرہ میں بھی حدیث اور علوم حدیث کے مضامین شامل نصاب کیے ہیں، علاوہ ازیں جامعہ اسلامیہ نے سنت اور سیرت نبویہ کی خدمت کے لیے خادم الحرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ کی قائم کردہ "مصحف اکیڈمی" کے تعاون سے بھی ایک مرکز قائم کیا ہے جو اس دور میں احادیث نبویہ کی خدمت کے لیے ان شاءاللہ سب سے بڑا مرکز ثابت ہوگا۔

س: عرب ممالک میں علم حدیث کی نشرواشاعت کا سلسلہ کیا آپ کے نزدیک اطمینان بخش ہے؟

ج: عرب ممالک میں علم حدیث کے سلسلے میں سرگرمی تو ضرور پائی جاتی ہے، لیکن میں تمام مشروعات سے کلی طور پر مطمئن نہیں ہوں، کیونکہ ان میں بہت سے نااہل لوگ بھی خدمت پر مامور ہیں، جن کا مقصد دنیاوی مصلحت وفوائد اور دولت وثروت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس سلسلے میں میری دلی تمنا ہے کہ ان مفاد پرستوں پر پابندی عائد کر کے اس علم کی خدمت ایسے اہل علم اور باصلاحیت علماء

کو سونپی جائے جن کے دلوں میں اس کی محبت اور اس کے لیے غیرت وحمیت ہے۔ وہ صحیح وضعیف کے درمیان تمیز کرنے پر قادر ہیں، نیز انھیں تحقیق وتخریج اور تنظیم واخراج کا مکمل تجربہ ہے۔

س: ان چند بلند پایہ علمائے کرام کے نام بتائیں جو بلاد عربیہ میں علم حدیث کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ج: عرب دنیا میں خدام احادیث کی تعداد خاصی ہو چکی ہے لیکن ہم انہیں "بلند پایا اکابر" نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ان میں سے زیادہ تر علماء ایسے ہیں جو اس خدمت کو صرف اپنا پیشہ بنائے ہوئے ہیں، وہ علمی، عملی، اخلاقی ہر اعتبار سے طریقے محدثین سے کوسوں دور ہیں، ان پر خرافات وبدعات کے ساتھ ہی ساتھ مذہبی تعصب کا بھی غلبہ ہے، ان کے اس کردار کے باعث علم حدیث اللہ سے فریاد کناں ہے کہ مجھے ان کے اعمال سے نجات عطا فرما۔

س: براہ کرم شیخ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ کی حیات اور علمی خدمات پر کچھ روشنی ڈالیں۔

ج: شیخ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ ایک ایسی شخصیت ہے جس نے اپنی زندگی سنت نبویہ کی خدمت کے لیے وقف کر دی ہے۔ اللہ رب العالمین نے ان کی جدوجہد میں انتہائی برکت دی ہے۔ ان کی ہمہ جہت کوششوں سے تمام نوجوانان ملت اسلامیہ کو بے حد فائدہ پہونچا ہے، ان کی عظیم خدمات ایسی ہیں کہ کافی اسباب ووسائل رکھنے والے ادارے بھی ایسے خدمات سے عاجز وقاصر ہیں، بلاشبہ وہ اس زمانے میں سنت کے نمایاں علمبردار اور یکتائے زمانہ ہیں۔ ﴿ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ﴾ [المائدۃ ٥٤] ترجمہ: "یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے"، اللہ ان کی عمر میں برکت دے، اور ان کے مخالفین کو انصاف اور ان کے مرتبے کے اعتراف کی توفیق بخشے، کیونکہ فضائل کا علم وادراک اہل فضائل ہی کرتے ہیں۔

س: عہد سابق کے ہندوستان میں علم حدیث کی جو خدمات انجام دی گئیں ان کے متعلق اپ کی کیا رائے ہے؟ نیز موجودہ خادمین حدیث کے متعلق بھی اپنے تاثرات کا اظہار فرمائیں تو بہتر ہوگا۔

ج: ہندوستان میں خدمات حدیث کے باب میں شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ کا خاندان اور ان کے تلامذہ فائق رہے، شیخ نواب صدیق حسن خان بھوپالی ؒ ان کے رفقا شیخ نذیر حسین محث دہلوی ؒ اور ان کے تلامذہ، جیسے شیخ محمد بشیر سہسوانی ؒ، شیخ شمس الحق عظیم آبادی ؒ، اور شیخ

عبدالرحمن مبارک پوری رحمہم اللہ،اوران کے ساتھیوں نے ہندوستان میں سنت نبویہ کی خدمت اور نشرواشاعت کے لیے ایسے اہم کارنامے انجام دیے ہیں کہ جنہیں دیکھ کران کے لیے دل سے شکریہ، تعریف اور جزائے خیر کے الفاظ نکلتے ہیں،اللہ انہیں بہترین بدلہ عطافرمائے "آمین "انہوں نے محدثین کے منہج پر علم وعقیدہ دونوں کے لحاظ سے ایسی قیمتی اور نفع بخش کتابیں تالیف کی کہ جن کی بناء پر وہ سنہرے دور کے ائمہ حدیث میں شمار کیے جانے کے مستحق ہیں "فجزاھم اللہ احسن الجزاءوا سکنھم علی الجنان مع النبین والصدیقین والشھداءوالصالحین وحسن اولئک رفیقا. آمین.

رہی اس وقت کی بات توہندوستان میں مدارس اور جامعات بکثرت ہوگئے ہیں لیکن یہ مدارس پست ہمتی اور کمزوری کا بھی شکار ہیں اور ان کے اندر علمی صلاحیت، قوت کفاءات اور موہبت کی بھی کمی ہے، آج ایسے کامل الفن اور عبقری علماء کہاں ہیں جن کا ذکر کیا گیا؟وہ ذہانت، زہدورع اوراخلاص وعمل میں یکتائے روزگار تھے۔وہ دعوت وتبلیغ اور اسلام کی نشرواشاعت میں چاق وچوبند تھے۔وہ اسلام کے خلاف ملحدین اور مشرکین کے شبہات وشکوک کاازالہ کر کے ان کے باطل نظریات اور اقدامات کو روند دیتے تھے!۔اللہ سے ہمیں قوی امید ہے کہ وہ مسلم نوجوانوں ہی میں پہلے جیسی موہبت کفاءت اور طاقت پیدا کرے گا، مسلم نوجوان ہی اسلام کی عظمت، ہیبت اور قوت کواز سر نو قائم کریں گے۔مسلم نوجوان ہی اسلام کی عظمت اس کے وقار اور عالمگیریت کو باقی بھی رکھ سکیں گے۔لوگوں کے دلوں پر اس کی ہیبت وسطوت کا سکہ بٹھائیں گے،اور اسلامی شعائر کی پابندی اوران کی بقاء کے لیے جدوجہد کریں گے۔جو لوگ اسلام کی عظمت، قدروقیمت، جلالت عظمت اور مقام کو نہیں جانتے وہ دراصل حاملین اسلام کی عظمت سے ان کی حجت وبراہین پیش کرنے کی قدرت سے ان کے عقیدے،اخلاق اور سیاست وغیرہ میں اسلامی تعلیمات کی مکمل شمولیت سے ہی ان تعلیمات کے حقیقی مقام کو پہچانیں گے۔داعیان اسلام کا حقیقی دینی کردار جب بھی معاشرے میں مکمل طور سے ظہور پذیر ہوا تو اسلام اور داعیان اسلام کادائرہ کاراور اثر دیگر قوموں اور امتوں میں بھی بڑھا،لوگ اسلام کی جانب متوجہ ہوئے،اوراسے قبول کرنے لگے۔ اسی باعث موجودہ دور میں اسلامی مدارس اور جامعات پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ذہین اور محنتی طلبہ کو مناظرہ، تحریر، تقریر، تصنیف وتالیف اور دیگر امور میں بھرپور انداز سے تیار کریں،ان کے پروان چڑھنے اور ترقی کرنے کے اسباب ووسائل مہیا کریں،اسی طرح مسلمان اپنے دین پر ثابت قدم رہ کر اسلام کے اس مقصد کی تکمیل کر سکتے ہیں کہ لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کریں اور

جماعت در جماعت مسلمان بنانے کی کوشش کریں، جیسا کہ ہماری اسلامی تاریخ کے زریں صفحات پر نقش ہے۔اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس نے اس دین کی حفاظت کی وہی قادر مطلق ہے۔اور وہی اپنے دین کی تجدید کے لیے ہر صدی میں ایک مجدد بھیجتا رہے گا۔

س:ہندوستانی مسلمانوں کے لیے آپ کون سا منہج پسند کرتے ہیں؟

ج: میں پوری دنیااور ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے جس منہج کو پسند کرتا ہوں وہ وہی منہج ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے پسند کیا ہے۔ جسے اپنائے بغیر دنیا وآخرت میں عزت وسعادت اور کامیابی حاصل ہی نہیں ہو سکتی وہ منہج اور طریقہ، قرآن کا طریقہ ہے، جس میں کسی بھی جانب سے باطل کی دخل اندازی کی کوئی گنجائش نہیں۔اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا: "وما ینطق عن الھوی،ان ھوالا وحي یوحیٰ"

مصطفی ہر گز نہ گفتے تانہ گفتے جبرئیل

جبرئیلش ہم نہ گفتے تانہ گفتے کردگار

ترجمہ: مصطفی ﷺ ہر گز نہ فرماتے جب تک جبرائیل علیہ السلام نہ فرماتے،اور جبرائیل علیہ السلام بھی نہ فرماتے جب تک پروردگار نہ فرماتا۔ان دونوں چیزوں یعنی "کتاب وسنت" میں ہی مسلمانوں کی سعادت اور عزت وبلندی ہے،اسی سے ان کی صفوں میں اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔اور ان کے اندر وہ وحدت قائم ہو سکتی ہے جس کے سوا اللہ تعالی اور کچھ ہر گز پسند نہیں فرماتا،اور جس کا اللہ نے انہیں بہت سی آیات میں مکلف بھی کیا ہے۔ ﴿وَٱعۡتَصِمُواْ بِحَبۡلِ ٱللَّهِ جَمِيعٗا وَلَا تَفَرَّقُواْۚ﴾[آل عمران ۱۰۳] ترجمہ: تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور باہم تفرقہ بازی مت کرو،

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَٰطِي مُسۡتَقِيمٗا فَٱتَّبِعُوهُۖ وَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلسُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمۡ عَن سَبِيلِهِۦۚ ذَٰلِكُمۡ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ﴾[الأنعام ۱۵۳] ترجمہ: "اور یہی کتاب وسنت میرا سیدھا راستہ ہے تم اس کی پیروی کرو اور دیگر راستوں کی اتباع مت کرو اس لیے کہ دیگر راہوں کی اتباع میں راہ راست سے بھٹک جاؤ گے۔"

انصار زبیر محمدی

جمعیت اہل حدیث بھیونڈی

انٹرویو

ڈاکٹر ربیع بن ہادی عمیر المدخلی

صدر شعبۂ حدیث اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ

س : محترم! سب سے پہلے آپ اپنا نام و نسب بیان فرمائیں تو ممنون ہوں گا۔

ج : میرا پورا نام ربیع بن ہادی عمیر المدخلی ہے۔ سبیل کے مشہور قبائل میں مداخلہ نامی ایک قبیلہ ہے جس کی نسبت سے مدخلی کہلاتا ہوں اس کا محلِ وقوع سعودیہ عربیہ کا جنوبی خطہ "جیزان" ہے۔

س : حصولِ تعلیم کی خاطر آپ نے کن درسگاہوں سے فیض حاصل کیا؟ نیز آپ کا موجودہ مشغلہ کیا ہے؟

ج : بچپن میں کئی مکاتب میں تعلیم حاصل کی۔ پھر شیخ عبداللہ القرعاوی کے چند تلامذہ سے کسب فیض کیا۔ بعد ازاں مملکت سعودیہ عربیہ کے جنوب میں واقع ادارہ "معہد صامطۃ العلمی" میں تعلیم حاصل کی۔ وہاں سے ۱۳۸۰ھ میں فراغت ہوئی۔ ۱۳۸۱ھ میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا قیام عمل میں آیا۔ تو اسی برس جامعہ اسلامیہ میں داخلہ لیا۔ تعلیمی سال ۱۳۸۴ھ و ۱۳۸۵ھ میں فراغت کے بعد جامعہ اسلامیہ میں ہی معہد ثانوی میں استاد مقرر ہوا۔ پھر چند سال تک دعوت و تبلیغ میں مشغول رہا۔ ۱۳۹۲ھ میں مزید تعلیم کے لئے مجھے جامعہ اسلامیہ مدینہ کی طرف سے ایم اے اور پی ایچ ڈی کی اسناد حاصل کرنے کی خاطر ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ بھیجا گیا۔ اللہ کے فضل سے ۱۴۰۰ھ میں دونوں ڈگریاں حاصل کر لیں تو تدریس کی ذمے داریاں سنبھالنے کے لئے جامعہ اسلامیہ کے شعبۂ کلیۃ الحدیث میں آ گیا۔ اس کے بعد دراسات کے شعبہ السنہ میں تدریس پر مامور ہوا۔

س : پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے آپ نے کس موضوع پر رسالہ لکھا؟

ج : حافظ ابن حجر کی مشہور کتاب " علی مقدمۃ ابن الصلاح" کی تحقیق اور اس کا دراسہ۔

س : جناب کا موجودہ مشغلہ کیا ہے؟

ج : جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے شعبۂ دراسات میں درس و تدریس۔

س : علم حدیث میں آپ کی کتنی تصنیفات ہیں؟

ج : ۱۔ بین الامامین مسلم والدارقطنی (یہ ایم اے کا رسالہ ہے)

۲ ـــــ "المدخل الی الصحیح" (یعنی الی صحیح البخاری ومسلم کے ایک جز کی تحقیق) یہ چھپ کر منظر عام پر آ چکا ہے۔ باقی حصوں کی تحقیق و تکمیل کا کام جاری ہے۔ یہ کتاب ان شاء اللہ چھ جلدوں میں مکمل ہو گی۔

۳ ـ "مکانۃ اهل الحدیث" (یہ رسالہ شائع ہو چکا ہے)

۴ ـ منهج الامام مسلم فی ترتیب صحیحه

۵ ـ الکشف عن موقف الغزالی من السنة واهلها

۶ ـ مذکرة الحدیث النبوی (یہ کتاب بھی شائع ہو چکی ہے)

۷ ـ قاعدة جلیلة فی التوسل والوسیلة تحقیق و دراسہ (مطبوعہ)

۸ ـ "تقسیم الحدیث الی صحیح و ضعیف بین واقع المحدثین ومجازفات المتعصبین" (یہ کتاب زیر طبع ہے)

۹ ـ القول الحق المبین فی حیاة النبیین (زیر مراجعہ و تنقیح)

۱۰ ـ بحوث فی علل الحدیث (زیر مراجعہ و تنقیح)

س : جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں اس وقت علم حدیث سے متعلق کیا کیا اہم کام ہو رہے ہیں؟

ج : جامعہ اسلامیہ کی بہت سی عظیم خدمات ہیں۔ درحقیقت یہ جامعہ عالم اسلامی کے فرزندوں کے لئے اللہ کا بہت بڑا انعام ہے۔ جامعہ اسلامیہ کی بیحد مفید اور قابل قدر خدمات میں سے ایک کلیۃ الحدیث "حدیث کالج" کا قیام ہے اس کالج میں دیگر علوم اسلامیہ کے ساتھ ہی ساتھ حدیث، علوم حدیث اور مصطلح و رجال وغیرہ کی تعلیم کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کلیہ کے فارغین کی مزید علمی ترقی کے لئے ایک شعبہ "شعبۃ السنۃ" قائم کیا گیا ہے اس شعبے کے فارغین سنت و علوم سنت میں ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کرتے ہیں۔ اس شعبے کے فارغین عالم اسلام کی دیگر تمام یونیورسٹیوں کے فارغین کے مقابلے میں دینی، علمی اور اخلاقی اعتبار سے بہتر ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ رب العزت کی توفیق سے، جامعہ اسلامیہ نے دیگر شعبوں جیسے "کلیۃ الدعوۃ" "کلیۃ الشریعۃ" "کلیۃ اللغۃ" وغیرہ میں بھی حدیث اور علوم حدیث کے مضامین شامل نصاب کئے ہیں علاوہ ازیں جامعہ اسلامیہ نے سنت اور سیرت نبویہ کی خدمت کے لئے خادم الحرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ کی قائم کردہ "مصحف اکیڈمی" کے تعاون سے بھی ایک مرکز قائم کیا ہے جو اس دور میں احادیث نبویہ کی خدمت کے لئے ان شاء اللہ سب سے بڑا مرکز ثابت ہوگا۔

س : عرب ممالک میں علم حدیث کی نشر و اشاعت کا سلسلہ کیا آپ کے نزدیک اطمینان بخش ہے؟

ج : عرب ممالک میں علم حدیث کے سلسلے میں سرگرمی تو ضرور پائی جاتی ہے لیکن میں تمام مشروعات سے کلی طور پر مطمئن نہیں ہوں کیونکہ ان میں بہت سے نااہل لوگ بھی خدمت پر مامور ہیں جن کا مقصد دنیاوی مصلحت و فوائد اور دولت و ثروت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس سلسلے میں میری دلی تمنا ہے کہ ان مفاد پرستوں پر پابندی عائد کر کے اس علم کی خدمت ایسے اہل اور باصلاحیت علماء کو سونپی جائے جن کے دلوں میں اس کی محبت اور اس کے لئے غیرت و حمیت ہے۔ وہ صحیح و ضعیف کے درمیان تمیز کرنے پر قادر ہیں نیز انھیں تحقیق و تخریج اور تنظیم و اخراج کا مکمل تجربہ ہے۔

س : ان چند بلند پایہ علمائے کرام کے نام بتائیں جو بلاد عربیہ میں علم حدیث کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ج : عرب دنیا میں خدام احادیث کی تعداد خاصی ہو چکی ہے لیکن ہم انھیں "بلند پایہ اکابر" نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ان میں سے زیادہ تر علماء ایسے ہیں جو اس خدمت کو صرف اپنا پیشہ بنائے ہوئے ہیں۔ وہ علمی، عملی، اخلاقی، ہر اعتبار سے طریق محدثین سے کوسوں دور ہیں۔ ان پر خرافات و بدعات کے ساتھ ہی ساتھ مذہبی تعصب کا بھی غلبہ ہے ان کے اس کردار کے باعث علم حدیث اللہ سے فریاد کناں ہے کہ مجھے ان کے اعمال سے نجات عطا فرما۔

س : براہ کرم شیخ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ کی حیات اور علمی خدمات پر کچھ روشنی ڈالیں۔

ج : شیخ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ ایک ایسی شخصیت ہے جس نے اپنی زندگی سنت نبویہ کی خدمت کے لئے وقف کر دی ہے۔ اللہ رب العالمین نے انکی جدوجہد میں انتہائی برکت دی ہے انکی ہمہ جہت کوششوں سے تمام نوجوانان ملت اسلامیہ کو بے حد فائدہ پہونچا ہے۔ انکی عظیم خدمات ایسی ہیں کہ کافی اسباب و وسائل رکھنے والے ادارے بھی ایسی خدمات سے عاجز و قاصر ہیں۔ بلاشبہ وہ اس زمانے میں سنت کے نمایاں علمبردار اور یکتائے زمانہ ہیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیه من یشاء۔ اللہ انکی عمر میں برکت دے۔ انکے مخالفین کو انصاف اور ان کے مرتبے کے اعتراف کی توفیق بخشے، کیونکہ فضائل کا علم و ادراک اہلِ فضائل ہی کرتے ہیں۔

س : عہدِ سابق کے ہندوستان میں علم حدیث کی جو خدمات انجام دی گئیں ان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ نیز موجودہ خادمینِ حدیث کے متعلق بھی اپنے تاثرات کا اظہار فرمائیں تو بہتر ہوگا۔

ج : ہندوستان میں خدماتِ حدیث کے باب میں شاہ ولی اللہ دہلوی کا خاندان اور ان کے تلامذہ فائق رہے۔ شیخ نواب صدیق حسن خان بھوپالی ان کے رفقاء شیخ نذیر حسین دہلوی اور ان کے تلامذہ جیسے شیخ محمد بشیر سہسوانی، شیخ شمس الحق عظیم آبادی اور شیخ عبدالرحمن مبارکپوری رحمہم اللہ اور ان کے ساتھیوں نے ہندوستان میں سنت نبویہ کی خدمت اور نشر و اشاعت کے لئے ایسے اہم کارنامے انجام دیئے ہیں کہ جنھیں دیکھ کر انکے لئے دل سے شکریہ، تعریف اور جزائے خیر کے الفاظ نکلتے ہیں۔ اللہ انھیں بہترین بدلہ عطا فرمائے "آمین" انھوں نے محدثین کے منہج پر علم و عقیدہ دونوں کے لحاظ سے ایسی قیمتی اور نفع بخش کتابیں تالیف کیں کہ جن کی بناء پر وہ سنہرے دور کے ائمہ حدیث میں شمار کئے جانے کے مستحق ہیں: "فجزاهم الله احسن الجزاء واسکنهم علی الجنان مع النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا" آمین۔ رہی اس وقت کی بات تو ہندوستان میں مدارس اور جامعات بکثرت ہو گئے ہیں لیکن یہ مدارس پست ہمتی اور کمزوری کا بھی شکار ہیں اور ان کے اندر علمی صلاحیت، قوت کفاءات اور موہبت کی بھی کمی ہے۔ آج ایسے کامل الفن اور عبقری علماء کہاں ہیں جن کا ذکر کیا گیا وہ ذہانت، زہد و ورع اور اخلاص و عمل میں یکتائے روزگار تھے۔ وہ دعوت و تبلیغ

R.N. NO. 39374/80 REG D. (DN) 240 , DATED 31 , 7 , 1991 PHONE NO. 3279940 3273407

JARIDA TARJUMAN (WEEKLY)

AHL-E-HADEES MANZIL
4116-URDU BAZAR, JAMA MASJID, DELHI-6

بقیہ : انٹرویو . . . .

اوراسلام کی نشرواشاعت میں چاق وچوبند تھے . وہ اسلام کے خلاف ملحدین اور مشرکین کے شبہات وشکوک کا ازالہ کرکے ان کے باطل نظریات اوراقدامات کو روند دیتے تھے ! ۔ اللہ سے ہمیں قوی امید ہے کہ وہ مسلم نوجوانوں ہی میں پہلے جیسی موہبت ، کفارات اور طاقت پیدا کرے گا . مسلم نوجوان ہی اسلام کی عظمت ، ہیبت اور قوت کو از سرنو قائم کریں گے ۔ مسلم نوجوان ہی اسلام کی عظمت اس کے وقار اور عالمگیریت کو باقی بھی رکھ سکیں گے ۔ لوگوں کے دلوں پر اس کی ہیبت وسطوت کا سکہ بٹھائیں گے ، اور اسلامی شعائر کی پابندی اور انکی بقا کے لئے جدوجہد کریں گے . جولوگ اسلام کی عظمت ، قدروقیمت ، جلالت عظمت اور مقام کو نہیں جانتے وہ دراصل حاملین اسلام کی عظمت سے انکی حجت وبراہین پیش کرنے کی قدرت سے ان کے عقیدے ، اخلاق اور سیاست وغیرہ میں اسلامی تعلیمات کی مکمل شمولیت سے ہی ان تعلیمات کے حقیقی مقام کو پہچانیں گے . داعیان اسلام کا حقیقی دینی کردار جب بھی معاشرے میں مکمل طور سے ظہور پزیر ہوا تو اسلام اور داعیان اسلام کا دائرہ کار اور اثر دیگر قوموں اور راستوں میں بھی بڑھا ، لوگ اسلام کی جانب متوجہ ہوئے اور اسے قبول کرنے لگے ۔ اسی باعث موجودہ دور میں اسلامی مدارس اور جامعات پر یہ ذمے داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ذہین اور محنتی طلبہ کو مناظرہ ، تحریر ، تقریر ، تصنیف وتالیف اور دیگر امور میں ، بھرپور انداز سے تیار کریں ، ان کے پروان چڑھنے اور ترقی کرنے کے اسباب ووسائل مہیا کریں . اسی طرح مسلمان اپنے دین پر ثابت قدم رہ کر اسلام کے اس مقصد کی تکمیل کر سکتے ہیں کہ لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کریں اور جماعت در جماعت مسلمان بنانے کی کوشش کریں جیسا کہ ہماری اسلامی تاریخ کے زریں صفحات پر نقش ہے ۔ اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس نے اس دین کی حفاظت کی وہی قادر مطلق ہے . اور وہی اپنے دین کی تجدید کے لئے ہر صدی میں ایک مجدد بھیجتا رہے گا ۔

س : ہندوستانی مسلمانوں کے لئے آپ کون سا منہج پسند کرتے ہیں ؟

ج : میں پوری دنیا اور ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے جس منہج کو پسند کرتا ہوں وہ وہی منہج ہے جسے اللہ نے اس امت کے لئے پسند کیا ہے . جسے اپنائے بغیر دنیا وآخرت میں عزت وسعادت اور کامیابی حاصل ہی نہیں ہوسکتی وہ منہج اور طریقہ ، قرآن کا طریقہ ہے جس میں کسی بھی جانب سے باطل کی دخل اندازی کی کوئی گنجائش نہیں ـــــ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا ۔" وما ینطق عن الھوی ، ان ھو الا وحی یوحی "

مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل
جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

ان دو چیزوں یعنی " کتاب وسنت " میں ہی مسلمانوں کی سعادت اور عزت وبلندی ہے اسی سے ان کی صفوں میں اتحاد پیدا ہو سکتا ہے . اور ان کے اندر وہ وحدت قائم ہو سکتی ہے جس کے سوا اللہ تعالیٰ اور کچھ ہرگز پسند نہیں فرماتا اور جس کا اللہ نے انھیں بہت سی آیات میں مکلف بھی کیا ہے ۔

" واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا "

ترجمہ تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور باہم تفرقہ بازی مت کرو ، ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا : " وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ " اور یہی کتاب وسنت میرا سیدھا راستہ ہے تم اس کی پیروی کرو اور دیگر راستوں کی اتباع مت کرو اس لئے کہ دیگر راہوں کی اتباع میں راہ راست سے بھٹک جاؤگے ۔

بقیہ : نیاحت اور اسلام

چاہے وہ باپ ہو یا بھائی ۔

جب تین دن سے زیادہ میت پر سوگ منانا حرام ہے چیخنا ، چلانا ، دامن پھاڑنا ، سینہ کوٹنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کا موجب ہے تو پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر صدیاں گذر جانے کے بعد بھی سوگ منانا کس طرح روا اور جائز ہو سکتا ہے ؟

مقصد تحریر

ماہ محرم اسلامی سال کا پہلا اور اللہ کے نزدیک محترم مہینہ ہے لیکن سال کے پہلے ہی ماہ کے تقدس کو مسلمان جس طرح اپنی شیطانی حرکتوں سے پامال کرتے ہیں وہ نہ صرف قابل افسوس ہے بلکہ باعث شرم بھی . ماہ محرم کے شروع ہوتے ہی آہ وفغاں نوحہ وگریہ ، سینہ کوبی اور مرثیہ خوانی کا ایک طوفان بپا ہو جاتا ہے ، معاملہ صرف سوگ وماتم کا ہی نہیں بلکہ اس تقدس کے پردے میں ایک طوفان بدتمیزی بھی پوشیدہ ہے ان میلوں میں ڈھول ، تاشہ ، گانا بجانا ، کھیلنا کودنا ، باگھ بندر ، جوگی جوگن ، سدھی ، جلالی ، لیلیٰ مجنوں کی نقلیں اتارنا ، گلے میں زنار ، پیشانی پر ٹیکہ لگا کر مرد کا عورت بن جانا اور عورت کا مرد بن جانا عام باتیں ہیں .

ان میلوں کو دیکھنے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں مرد وعورت جمع ہوتے ہیں لڑکیاں بن سنور کر چست جاموں ، بے باک نگاہوں سے شمع محفل بنی رہتی ہیں جن پر ٹوٹ پڑنے کے لئے نوجوان لڑکے پروانوں کی طرح چکر لگاتے رہتے ہیں ہزاروں ایسے ہاتھ ہیں جو انہیں چھونے کے لئے بے قرار ہیں لاکھوں ایسی ہولناک نگاہیں ہیں جو انہیں دیکھنے کے لئے بے چین ہیں اور کئی ایسے دل ہیں جو ان تک پہنچنے کے لئے تڑپ رہے ہیں ۔

غرضیکہ بے حیائی کا کوئی ایسا عنصر نہیں جو ان محفلوں میں چھوٹ پاتا ہو اور زنا کی کوئی ایسی قسم نہیں جو یہاں اپنا کرشمہ نہ دکھاتی ہو ۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان خرافات میں کھو گئے وہ اسلام جس نے دنیا کی وحشی قوموں کو تہذیب وتمدن کے اعلیٰ مدارج پر پہونچایا وہی مسلمان اس سے بیگانہ ہو کر تیزی کے ساتھ تنزل وادبار کی طرف بھاگ رہے ہیں ، حالی مرحوم نے اسی کا ماتم کرتے ہوئے کہا تھا ؎

وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں
ہوا جلوہ گر حق زمین وزماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم وگماں میں
وہ بدلا گیا آ کے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

بقیہ : درس حدیث

اکثر ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحلف یا مقلب القلوب (بخاری)

آپ کا قسم کھانے کا طریقہ اکثر یوں ہوا کرتا " نہیں مقلب القلوب (دلوں کو پلٹنے والے) کی قسم " نیز اسلام نے ایسے لوگوں کے حق میں بھی بڑی سہولت مہیا کر دی ہے جو بسا اوقات کسی کام کے کرنے کی قسم کھا لیتے ہیں . لیکن بعد میں انھیں اس کو نہ کرنے میں بھلائی نظر آتی ہے . ان کے لئے حکم ہے کہ قسم کو توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دیں آپ نے فرمایا " عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فرای خیرا منھا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل (مسلم) " جو شخص کسی امر کے متعلق قسم کھائے پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور قسم کا کفارہ دے ۔ ایک اور حدیث میں آپ کا حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو دیا گیا حکم منقول ہے جسے صحیحین نے نقل کیا ہے . فرمایا " اذا حلف علی یمین فرأیت غیرھا خیرا منھا فکفر عن یمینک وائت الذی ھو خیر " جب تم کسی کام کے کرنے کی قسم کھالو اور دیکھو معاملہ اس کے برعکس بہتر ہے تو اپنی قسم کا کفارہ دو اور وہ کام کرو جو بہتر ہے .

قسم کے کفارہ کی تعداد کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے " فکفارتہ اطعام عشرۃ مسٰکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد فصیام ثلٰثۃ ایام ، ذلک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم (المائدہ) " ایسی قسم کا بدلہ یہ ہے کہ دس فقیروں کو درمیانہ کھانا کھلادو جو اپنے بچوں کو کھلاتے ہو ، یا انھیں کپڑے بنادو ، یا ایک غلام کو آزاد کردو ، اور جو یہ نہ کر پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے . یہی تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جو تم نے (قصداً) کھائی ہو لیکن اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے امت محمد پر یہ احسان بھی کیا ہے کہ اس میں کے جو لوگ عادتاً مجبور ہوتے ہیں اور بلا ارادہ انکی زبان سے خواہ مخواہ اللہ قسم ، بخدا ، واللہ وغیرہ قسمیہ الفاظ بات بات پر نکل جاتے ہیں تو ان پر اللہ کی جانب سے کسی قسم کی گرفت نہیں ہے .